سے اجتناب برتنا بھی ایک اعزاز کی بات ہے۔ البتہ ایک دو تبصرے مجلّے کے مزاج سے مناسبت نہیں رکھتے۔ مجموعی طور پر اس نئے تحقیقی مجلّے کے طلوع کا استقبال کیا جانا چاہیے۔ (س-م-خ)

یادوں کی تسبیح، قاضی عبدالقادر۔ ناشر: مکتبہ الہدیٰ، ڈبائی منزل، ۵۷۷-اے، بلاک جے، نارتھ ناظم آباد، کراچی۔ صفحات: ۳۸۲۔ قیمت (مجلد): ۴۰۰ روپے۔

ٹالسٹائی نے کہا تھا کہ: ہر انسان کی زندگی ایک دل چسپ داستان کی حامل ہوتی ہے، مگر اسے بیان کا سلیقہ خال خال لوگوں کو نصیب ہوتا ہے ___ کہا جاسکتا ہے کہ قاضی عبدالقادر کی داستانِ حیات دل چسپ بھی ہے اور انھوں نے اسے سلیقہ مندی سے پیش کیا ہے۔

زندگی ایک قیمتی چیز ہے اور اللہ کا انعام بھی۔ جن خوش قسمت لوگوں نے اسے اللہ کی رضا میں لگایا، ان میں سے بہت کم لوگوں نے اپنی یادداشتوں کو محفوظ کرنے کی ضرورت محسوس کی۔ قاضی عبدالقادر نے اس مشکل راستے پر چلنے کا چیلنج قبول کیا، اور مضبوط یادداشت، بیدار ذہن، باریک بین نگاہ اور شگفتہ اسلوبِ نگارش کی صفات کے ساتھ، مہ و سال زندگی کا یہ دبستان قلم بند کردیا۔

اوائل میں وہ اسلامی جمعیت طلبہ اور عملی زندگی میں جماعت اسلامی اور تنظیم اسلامی کے دست و بازو بنے۔ ان تینوں تنظیموں میں باہمی تعلقات، واقعات و حوادث، جدوجہد اور عزم و ہمت کے مراحل کو اس انداز سے لکھا ہے کہ اس حکایت لذیذ نے ایک دل چسپ ناول کا سا روپ اختیار کرلیا ہے۔ اس بزم میں تحریک اور تاریخ کے بہت سارے معاصر کرداروں کو اپنی فکر اور عمل کے ساتھ چلتے دیکھا جاسکتا ہے۔ عجیب بات یہ ہے کہ بظاہر یہ ایک فرد کی شخصی زندگی پر مشتمل خودنوشت گواہی ہے، مگر اس آئینے میں ان اسلامی تحریکات کے کارکنان: ہمت، تاریخ، عبرت اور کامیابی کے گوناگوں رنگوں کے، پہلو بہ پہلو نظر آتے ہیں۔

مصنف کی رائے ہے کہ: ''تحریکوں کا دورِ اوّل بہت تابناک ہوتا ہے، لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ جیسے جیسے وقت گزرتا جاتا ہے، یہ تابنا کی ماند پڑنے لگ جاتی ہے، اور کبھی حالت یہاں تک پہنچ جاتی ہے کہ ع تھا جو ناخوب بتدریج وہی خوب ہوا'' (ص ۳۲۲)۔ یہ تبصرہ دینی، سیاسی، اصلاحی تحریکوں کے لیے غور و فکر کا پیغام لیے ہوئے ہے، اور تاریخ کا مطالعہ دراصل ہوتا ہی اس لیے ہے کہ اس کے آئینے میں بہتری کی جستجو کی جاسکے۔ (س-م-خ)